بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲	۲۶ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش	۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ	۲۶ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کا دانت جو کل نکالا گیا تھا۔ اس کی خالی جگہ میں درد میں کمی ہے۔ لیکن خون کسی وقت تھوڑا تھوڑا آجاتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت بخار اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ آج بھی خون آتا رہا۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں

— صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ حالت تسلی بخش نہیں۔ احباب دعا جاری رکھیں

— مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی لڑکی ریحانہ بعارضہ بخار بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ — گیانی واحد حسین صاحب اور ملک محمد عبد اللہ صاحب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ نے کوٹ مومن ضلع شاہ پور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا ہے :

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

یہودی تارکانِ وطن میں تبلیغ اسلام

غدّار اور شورہ پشت یہود کی اصلاح جماعت احمدیہ کے ذمہ ہے

از جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

یورپین پراپیگنڈسٹ اور عیسائی مشنریوں کا سب سے بڑا اعتراض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف یہ تھا۔ کہ حضور نے یہود کے ایک قبیلہ کو ان کی قومی غداری کی وجہ سے جلاوطن کردیا تھا۔ اور ایک قبیلہ کے لڑنے والے مردوں کو گرفتار کرکے تہ تیغ کردیا تھا۔ ان لوگوں کی غداری یہ تھی۔ کہ وہ تمام عرب میں اپنے دعات بھیجکر اقوام عرب کو جنگ احزاب میں مدینہ پر چڑھا لائے تھے اور سازش یہ تھی۔ کہ جب احزاب مدینہ کے باہر سے حملہ آور ہوں۔ تو یہود اندر سے بغاوت اور غداری کرکے مسلمانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ دیں۔ لیکن اس سازش کا بر وقت علم ہوجانے سے دشمنان اسلام کامیاب نہ ہوسکے۔ اور احزاب کے فرار اور ہزیمت کے بعد یہ لوگ اپنے ہی ایک دوست کے فیصلہ کے مطابق تہ تیغ کئے گئے :

یہود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ جو اوّاہ حلیم تھے۔ لیکن یہ لوگ انکار انبیاء کی وجہ سے غضب الٰہی کے نیچے آگئے۔ اور اپنے افعال اور کردار کی وجہ سے مغضوب اور مقہور خلائق ہوئے اور اخلاق فاضلہ سے عاری ہوگئے۔ ان لوگوں نے عرصہ دراز سے غداری اور دھوکا بازی اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ اور جس حکومت کے ماتحت یہ لوگ رہتے ہیں۔ چونکہ اس کے خلاف غداری کرتے اور دوسرے ملک یا قوم کے دشمنوں سے سازباز کرکے ان پر چڑھا لاتے ہیں۔ اور اس قوم کی انتہائی تباہی اور ہلاکت کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اقوام بھی یہود کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں :

تاریخی طور پر تمام واقعات کا ذکر کرنا قصہ طویل ہے۔ لیکن یہ بات مورخین میں تسلیم ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر ہے۔ کہ ابتداء میں ان لوگوں نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے اثر اور رسوخ اور ان کی سلطنت کو تباہ کرنے کی کوشش کی حضرت سلیمان علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے۔ لیکن ان کے بعد بنی اسرائیل کی یہ زبردست سلطنت تباہ ہوگئی۔ اور اس کے بعد قوم یہود ایسی زبردست حکومت کبھی قائم نہ کرسکی۔

اس کے بعد ان لوگوں نے پرانی دنیا کے مشہور سیاسی مرکز بابل کو تباہ کیا۔ اور جب سید د فارس کے بادشاہوں نے بابل پر حملہ کیا۔ تو ان لوگوں نے اندر سے ان کی مدد کی۔ اور بابل ایسا تباہ ہوا کہ اس مشہور شہر اور حکومت کو دوبارہ سر اٹھانے کا موقعہ نہ ملا۔ اس کے بعد یہی طریقہ ان لوگوں نے مدینہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اختیار کیا۔ پہلے مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کرلیا۔ لیکن کعب بن اشرف اور دیگر یہودی سردار ہمیشہ عربوں کو مدینہ کے خلاف اکساتے رہے۔ اسی وجہ سے پہلے مدینہ کے یہود کو سزائیں دی گئیں۔ اور اس کے بعد خیبر پر حملہ کرنے کی بھی اصل وجہ یہی ہوئی۔ کیونکہ اسلام یہود کی غداری اور دھوکہ دہی اور چالبازی کی وجہ سے سخت خطرہ میں تھا۔ ان لوگوں کی ریشہ دوانی اس لئے خطرناک ہوتی ہے۔ کہ یہ تمام بلاد دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی بڑی بڑی بستیاں تمام ممالک میں موجود ہیں۔ اور تجارت میں ماہر ہونے کی وجہ سے ان کا ایک حصہ بارسوخ ہے۔ اور حکام ان کی دولت کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کٹ پتلی کی طرح ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے جس وقت اور جس موقعہ پر وہ پسند کریں۔ فتنہ اور جنگ وجدال کی آگ بھڑکا سکتے ہیں۔ ان میں کا ہر ایک متعدد زبانوں کا ماہر ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک خاندان متعدد ممالک میں سکونت پذیر ہوتا ہے۔ ہمارے زمانہ میں مصر کی جنگ اور بعد میں عربی پاشا کے زمانہ میں مصر کی آزادی کا چھن جانا بھی محض یہودی سرمایہ داروں کی وجہ سے ہوا۔

مارکس ایک یہودی الاصل جرمن تھا۔ جس نے اقتصادی معاملات میں تشدد اور جنگ کی تعلیم دی۔ پہلے تو قومیں قوموں پر چڑھائی کرتی تھیں۔ اب اس شخص کی تعلیم کے ماتحت قوم کے مختلف طبقوں میں شدید جنگ اور کشت وخون جاری ہوگیا۔ روس میں زارڈم اور عیسائیت کی تباہی کا موجب اکثر یہودی تھے۔ جو مارکس کے پیرو تھے۔ ان لوگوں نے اس وقت جب جرمن افواج روس پر حملہ کر رہی تھیں۔ روسی فوج میں بغاوت کرادی۔ اور بالشوزم کا جھنڈا بلند کیا۔ جس سے روس کی کایا پلٹ گئی۔ ابتداء میں عنان حکومت بھی یہودی الاصل لوگوں کے ہاتھ میں تھی

یہ لوگ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی مخالفت کرکے دنیاوی اعزاز اور سیاسی طاقت کھو چکے تھے۔ اس کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مخالفت کرکے روحانیت اور اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق سے بھی محروم کردیئے گئے۔ آخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار سے ان کی بدبختی پر مہر لگ گئی۔ اور انتہائی مایوسی کے عالم میں یہ لوگ دہریت کیطرف مائل ہوگئے۔ اور دوسری قوموں کی خداداد نعمتوں کو دیکھ کر انکے دلوں میں حسد کی آگ جلتی رہتی ہے۔ اور دہریہ کا نقطہ نگاہ چونکہ نہائت محدود ہوتا ہے۔ اور سوائے مادی دنیا کے اس کا مطمح نظر اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آجکل یہ لوگ دہریت کے ساتھ انارکزم اور بالشوزم کا شکار ہوجاتے ہیں۔ لیکن کلما اوقدوا نارًا للحرب اطفأھا اللہ کے ماتحت جنگ کی آگ تو یہ لوگ بھڑکا دیتے ہیں۔ لیکن اس سے بہت زیادہ نقصان بھی یہی لوگ اٹھاتے ہیں۔ جیسا کہ مدینہ میں مسلمان بھی بچ گئے۔ کہ عرب ابو سفیان وغیرہ مسلمان ہوگئے۔ اور یہودی جلاوطن اور تہ تیغ کئے گئے۔ اسی طرح ابتداء میں روس میں اکثر یہودی اس تحریک کے لیڈر تھے۔ لیکن جلد ہی ان لوگوں کا اثر کم ہوگیا۔ یہ لوگ اپنے عہدوں سے علیحدہ کردیئے گئے۔ یا قتل کردیئے گئے۔ اور بعض دیگر ممالک میں بھاگ گئے۔

جرمن قوم کا بھی چونکہ یہی عقیدہ ہے۔ کہ جنگ عظیم میں اس قوم کی شکست کی اصل وجہ یہودی قوم کی غداری تھی۔ اس لئے جرمنوں نے یہ دوسری جنگ شروع کرنے سے پہلے یہود کا تمام مال ومتاع لوٹ لیا۔ ان کے کارخانے اور دوکانیں

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم کے نام پر ضبط کر لی گئیں۔ اور تمام مرکزی اور اہل الرائے لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ اور کمزور اور مزدور پیشہ لوگوں کو نہایت ذلت کی حالت میں خاص حلقوں میں محصور کیا گیا یا جلاوطن کر دیا گیا۔ یورپ کی اقوام یہود کو اپنی آبادی سے علیحدہ رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے ملک میں چوہڑوں کے پنڈ ورتے علیحدہ ہوا کرتے ہیں۔ ان کو یورپ کی اصطلاح میں گیٹو Ghetto کہتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں۔ یہود کا محلہ۔ ان کا قتل عام وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس کو پوگروم کہتے ہیں۔ پوگروم روسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنے کسی قوم کا باقاعدہ اور ترتیب وار مسلسل قتل ہے۔ اب یہ لفظ یہودی قوم کے قتل عام پر استعمال ہوتا ہے۔ جرمنوں کی دیکھا دیکھی اور ان کو خوش کرنے کے لئے یہی سلوک آجکل اٹلی۔ آسٹریا ہنگری رومانیہ اور فرانس میں بھی کیا گیا۔ جو یورپین ممالک اسلام پر یہود کے متعلق اعتراض کرتے تھے۔ انہوں نے روس سے لیکر سپین تک یہود پر وہ مظالم ڈھائے ہیں۔ کہ ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انسان انسانیت سے مایوسی محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جب انسان ان لوگوں کی غداریوں اور ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا خیال کرتا ہے۔ تو ان اقوام کی معذوری تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والا معاملہ ہے۔ اگر قوم میں فی ہزار دس بھی غدار ہوں۔ تو آڑے وقت میں اس قدر تعداد بھی قوم کے تباہ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

ضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا کے ماتحت یہ لوگ ان مظالم سے بچنے کے لئے اکثر ترک وطن کرتے رہتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے بھرے ہوئے جہاز مختلف ملکوں کی بندرگاہوں پر پھرتے رہتے ہیں۔ مگر وہاں کے لوگ ان کے خلاف تعصب کی وجہ سے یا ان کی پیہم شرارتوں سے دہشت انگیز ہو کر اپنے ملکوں میں انہیں داخل نہیں ہونے دیتے۔

ان مصائب اور مظالم سے یہود کو بچانے کے لئے پہلی جنگ عظیم کے دوران میں انگریزی حکومت اور امریکہ نے اس بات کا فیصلہ کیا تھا۔ کہ یہود کو دوبارہ ملک کنعان میں آباد کیا جائے۔ اس لئے ۱۹۱۸ء سے یہ تحریک شروع ہے۔ اور اس کو تحریک صیہون کہتے ہیں۔ اس کے ماتحت بعض یہودی قریباً ۲۷ سال سے کنعان میں آباد ہیں اور یہودی کنعان میں امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے علی رغب انفس عرب اقوام پر زبردستی ٹھونسے جا رہے ہیں۔ اور یہود نے حسب دستور اس ملک کی اقتصادی حالت کو بالکل درہم برہم کر دیا ہے۔ عرب اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اگر یہ تحریک جاری رہی تو عرب قوم اس ملک میں ایک غلامانہ حیثیت میں رہ جائے گی۔ لیکن آج کل جو خبریں اس ملک سے آرہی ہیں۔ وہ نہایت ہی تعجب انگیز ہیں اس وقت فلسطین پر انگریزوں کا تسلط ہے۔ اور وہی حکومت کر رہے ہیں۔ اور یہ تسلط یہود کی خاطر قائم ہے۔ لیکن نہایت ہی حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس حکومت کے خلاف یہود نے حسب عادت دہشت انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اور انگریز افسروں اور عربوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ قوم ابھی تک اس ملک میں آٹے میں نمک کے برابر ہے تاہم ان کے سر میں کھجلی اٹھی ہے۔ اور نبرد آزمائی کے لئے اس قدر بے چین ہو رہی ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ اس قوم کے خلاف اٹھ رہے ہیں جو ان کو جرمنی اور دیگر ظالم ملکوں سے نکال کر لائی ہے۔ تاکہ وہ فلسطین میں امن کی زندگی بسر کر سکیں۔ اور تاکہ اس بے خانماں قوم کے لئے ایک ایسا ملک قرار دے دیا جائے جسے یہودی اپنا وطن بنا سکیں۔ پھر یہ دہشت انگیزی اور غداری ایسے وقت میں شروع کی گئی۔ جب کہ برطانیہ اور امریکہ جو یہود کی محسن قومیں ہیں خود ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہیں۔ اور جس کے نتیجہ کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ ان واقعات کا خاص تعلق ہے۔ پہلی بات جو ہمارے لئے قابل توجہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہود کا فلسطین میں دوبارہ آباد ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی علامات میں سے ہے۔ پیشگوئی بغیر کسی غرض کے نہیں ہوتی۔ بلکہ مومنین کے لئے وہ ایک ہدایت کا حکم رکھتی ہے۔ اس لئے اس پیشگوئی میں درحقیقت اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے مبارک زمانہ میں یہودی الاصل لوگوں میں اگر پوری توجہ سے تبلیغ اسلام کی جائے۔ تو انشاء اللہ تعالے اس میں کامیابی ہو گئی۔ اور یہود بحیثیت قوم اسلام کے پرامن قلعہ میں داخل ہو جائیں گے۔ جب یہ پیشگوئی کی گئی۔ اس وقت صیہون کی سرزمین روحانیت کا مرکز اور ام القریٰ کا حکم رکھتی تھی اب یہ وعدہ کی زمین مذہب اسلام ہے جو من دخلہ کان اٰمنًا کا مصداق ہے۔ اس لئے ہمارے مبلغوں کو قوم یہود کے افراد کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ لوگ انگلستان، امریکہ مصر، فلسطین۔ بمبئی۔ کراچی لاہور وغیرہ دیار و امصار میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ لوگ چونکہ مصیبت زدہ اور تارکان وطن ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا دل طبعی طور پر اسلام و ایمان کے زیادہ قریب ہونا چاہیئے۔ میں نے سنا ہے کہ حیدرآباد دکن میں بھی ان کی خاصی تعداد جمع ہو گئی ہے یہ لوگ ہر قسم کی تجارت اور مزدوری کے علاوہ اچھے ڈاکٹر۔ انجینیئرز اور صناع بھی ہوتے ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے۔ کہ ان میں سے کسی کو روپیہ وغیرہ کی امید نہ دلائی جائے۔ دوسری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام نے یہود کو مدینہ سے خارج کیا تھا۔ اور شام اور عرب کے دوسرے حصوں میں آباد کیا اور اسلامی سلطنت میں ان کو امن اور عظمت میسر رہی۔ لیکن یورپین اقوام جو مسلمانوں پر اور خاص کر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرتی ہیں ان کا اپنا عمل یہود کے ساتھ بہت سخت ہے۔ ان لوگوں نے یہود کو قتل کرنے کے علاوہ ان کو صرف اپنے ملک سے ہی بدر نہیں کیا۔ بلکہ براعظم یورپ سے بھی ان کو بالکل خارج کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلئے ان لوگوں نے اپنے عمل اور سلوک سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ابتدا میں مسلمانوں نے جو کچھ یہود کے ساتھ کیا۔ وہ اپنے اعمال اور غداری کی وجہ سے اسی سلوک کے مستحق تھے۔ جب مسلمان مرد احزاب کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے۔ اس وقت یہود کی یہ خطرناک سکیم تھی کہ یہودی پیچھے سے حملہ کر کے مسلمانوں کی عورتوں اور بچوں کو ہلاک کر دیں۔

تیسرا امر جو قابل توجہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے مسلمانوں کو احمدیت کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کی جائے کیونکہ اپنے پرانے لیڈروں کے ماتحت یہ لوگ یہود کے طریق پر گامزن ہو رہے ہیں۔ اور سوائے احمدیت کے ان کے لئے اور کوئی امن اور حفاظت کا حصار نہیں ہے۔ نیز یہ کہ ہندو قوم باوجود کثیر التعداد ہونے کے اپنے اخلاق میں اور تفرقہ میں اور اپنے ہمسایہ اقوام سے سلوک میں یہود سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔ خاص کر یہود اور ہنود کی سود خواری مشہور ہے۔ اور دونوں قومیں دولت کی محبت میں بھی ایک دوسری سے یکساں نیت رکھتی ہیں اس لئے ہنود جو ہمارے ہمسائے اور ہم وطن ہیں۔ ان میں بھی تبلیغ اسلام کر کے ان میں اسلامی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ علاوہ ثواب حاصل کرنے کے ان تمام خطرات سے مامون ہو جائیں۔ جو ایک ناقابل اعتبار ہمسائے کی وجہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

بمبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چونکہ بلیونٹسکی ہال تھیوسوفکل سوسائٹی نومبر بھر میں خالی نہیں ہوگا۔ اس لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے ۲۹ اکتوبر کو ۶ بجے شام سے جلسہ سیرت النبیؐ مذکورہ بالا ہال میں مقرر کیا ہے جس میں علاوہ غیر مسلم مقررین کے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ متعینہ بمبئی بزبان انگریزی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر تقریر فرمائیں گے۔ شہر بمبئی اور قرب وجوار کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی محمد نواب خانصاحب لودھراں ضلع ملتان بیمار ہیں۔ (۲) عبدالقادر صاحب امرتسر خود اور اُن کا لڑکا محمد سلیمان اور بھائی عطا محمد صاحب بعض مشکلات میں ہیں۔ (۳) عاشق محمد خان صاحب محاذ جنگ پر ہیں۔ (۴) حافظ عبدالسمیع صاحب امروہہ کا ایک مقدمہ دائر ہے۔ (۵) محمد یوسف خان صاحب گڑھی شاہو لاہور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۷) محمد لطیف صاحب گجراتی قادیان کی خالہ صاحبہ بیمار ہے۔ (۸) میاں رحیم بخش صاحب کوٹ رحمت خان بوارضہ گنٹھیا بیمار ہیں۔ سب کیلئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی خدمت کے جوش میں والدین سے لاپروائی نہ کرو

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ایک دوست نے اپنا نام شائع کرنے سے منع کرتے ہوئے یہ سوال لکھا ہے۔ کہ ایک احمدی ہر تحریک میں جو مرکز کی طرف سے کی جاتی ہے سبقت کرتا ہے مگر خدمت والدین سے قطعاً لاپروا ہے۔ اس کی قربانی اسے کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ جبکہ وہ والدین کی خدمت سے بالکل کورا ہے؟

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ والدین کے ساتھ دُنیا میں نیکی کا سلوک کرو۔ اور ان کے سامنے اُف تک نہ کرو۔ ایسی ہی تاکید احادیث میں بھی آئی ہے۔ کہ بدقسمت ہے وہ جس نے والدین کو پایا۔ مگر والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ حضرت اویس قرنی اپنی ضعیف والدہ کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آنے سے محروم رہے۔ تب بھی حضور نے ان کی تعریف فرمائی۔ اور کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم دربارہ خدمت والدین سے تو سب احمدی واقف ہیں۔ پس خدمت والدین کے معاملہ میں تساہل نہائت ہی نامناسب امر ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ جو شخص مرکز کی ہر تحریک پر سبقت کرتا ہے وہ ایسا ہو سکے۔ ممکن ہے کہ اگر اس کا بیان سنا جائے۔ تو اس کا قصور اتنا نہ ثابت ہو۔ واللہ اعلم۔

اب رہا اس کی قربانی کے فائدہ کا سوال۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ہاں ہر عمل کی میزان ہے۔ یا یوں سمجھو۔ کہ ہر عمل کے لئے کچھ نمبر اس طرح مقرر ہیں۔ جس طرح طالب علموں کے لئے امتحان کے سوالوں کے نمبر ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں دین کی خدمت کا عمل اور امام کی آواز پر لبیک کہنے کا فعل سب سے افضل ہے۔ والدین کی خدمت۔ اور دیگر نیک اعمال اس سے کم درجہ پر ہیں۔ مثلاً ہزار میں سے چار سو نمبر خدمت دین کے ہیں۔ اور والدین کی خدمت کے ایک سو نمبر ہیں۔ اسی طرح تمام اعمال صالحہ کے نمبر ملا کر پورے ہزار ہو جاتے ہیں۔ تو جس طرح ایک طالب علم کم از کم تہائی نمبر لے کر پاس ہوتا ہے۔ کچھ اسی طرح کا حساب وہاں کا بھی معلوم ہوتا ہے۔ اگر اس نے پاس مارکس لے لئے ہیں۔ تو باوجود کسی شعبہ میں کمی کے وہ پاس ہی سمجھا جائے گا بشرطیکہ وہ ایسا شخص ہو کہ شرک نہ کرتا ہو اور ایمان کی پانچوں شرائط پر یقین رکھتا ہو اور کفر بوّاح کی کوئی شق اس میں نہ ہو۔ ایسا کونسا طالب علم ہے۔ جو جان بوجھ کر اپنے نمبر کم چاہتا ہو۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ کسی غفلت کی وجہ سے وہ فیل ہی ہو جائے۔

پس آپ کے لڑکے کو زیادہ نمبر لینے کے لئے آپ کی خدمت کا تعہد زیادہ کرنا چاہیئے۔ اور آپ کو بھی اس کے دینی جوش کی نہائت درجہ قدر کرنی چاہیئے۔ بلکہ فخر کرنا چاہیئے۔ جب کبھی کسی احمدی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ "الفضل" میں حضرت صاحب اور جماعت سے اس دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ میرا بچہ خادم دین ہو۔ پھر جس کا لڑکا اس کے اپنے اقرار کے مطابق مرکز کی ہر تحریک پر سبقت کرتا ہے۔ اس کا باپ تو اگر سجدات شکر کرتے کرتے مر بھی جائے۔ تو بھی کم ہے ہاں اس لڑکے کے لئے بھی مناسب ہے۔ کہ والدین کو راضی کرے۔ بیوی اور والدین کو راضی کرنا کیا مشکل ہے۔ بلکہ میرے نزدیک تو سب سے آسان یہی کام ہیں۔ علاوہ ازیں اس کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کہیں والدین کی بہم نارضگیوں سے اس کی خدمت دین کی موجودہ توفیقات نہ چھن جائیں۔ کیونکہ نجات کا معاملہ انجام اور خواتیم پر ہے؟

پاک نمونہ

ہر انسان نمونہ کا محتاج ہے۔ محض نظری علم کافی نہیں۔ کیونکہ وہ عملی صورت دیکھنے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ "شمائل احمد" مختلف مواقع وحالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اسلامی اخلاق و شمائل کی تصاویر کا مجموعہ ہے۔ سو نمونہ کی طلب کے اقتضائے فطری کو اس مجموعہ کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اطفال احمدیہ کے سامنے یہ حسین تصاویر یہ پاک نمونہ رکھئے تا وہ بچپن میں ہی اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال سکیں۔ ۲۷ر نبوت (نومبر) کو اطفال احمدیہ کا شمائل احمدؐ کا امتحان ہے۔ تمام بچوں کو ابھی سے اس امتحان کے لئے تیار کیجئے۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

سورۂ واقعہ اور فاقہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

سوال:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "جو کوئی ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے گا اُسے کبھی فاقہ نہیں پڑے گا" سوال یہ ہے۔ کہ ہر رات سورۂ واقعہ کا پڑھنا اور فاقہ سے بچا رہنا ان دونوں باتوں میں کیا تعلق ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو ظاہری تعلق ہے۔ سورۂ واقعہ کو پڑھ کر دیکھیں تو فاقہ سے بچانے والی اشیاء کا ایک انبار اس میں نظر آئے گا۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کے الفاظ میں ایک حقیقت اور برکت ہوتی ہے۔ اس لئے مناسبت ظاہر ہے۔ مثلاً حسب ذیل اشیاء کا ذکر اس سورۃ میں ہے۔ پسندیدہ میوے۔ مرغوب پرندوں کا گوشت۔ بغیر کانٹے کے بیر۔ کیلے تہ برتہ۔ بکثرت پھل۔ مصفا پانی کے کوزے وغیرہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ مومن کو قرآن پڑھتے وقت یہ ہدایت مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جب شیطان فرعون۔ نمرود وغیرہ کی شرارتیں اور جہنم کے عذابوں وغیرہ کا ذکر آئے۔ تو ان سے پناہ مانگے۔ اور خشیت کی صورت پیدا کرے اور جب انعامات جنت اور نیک اعمال کا ذکر آئے۔ تو ان کے طلب کی دُعا کرے۔ اس سورۃ میں تین فرقوں کا ذکر ہے۔ یعنی اصحاب الیمین سابقین مقربین اور اصحاب الشمال ساتھ ہی جو چیزیں ان کو ملیں گی۔ ان کا بھی ذکر ہے۔ پس مومن جب اس سورۃ کو پڑھتا ہے۔ تو وہ ان انعامات کو خود بھی طلب کرتا ہے۔ اور ان عذابوں سے بچنے کی دُعا بھی کرتا ہے۔ اور مومن کی دُعا اکثر قبول ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی دُعا کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ بطور ثبوت آخرت کے اس مومن کو دنیا میں بھی ایسے رزق اور نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ تاکہ اسے جنت کے متعلق بھی اپنی دعا کی قبولیت پر یقین حاصل ہو۔ میں نے قادیان میں ہی کئی لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ غریب و نادار ہیں۔ مگر ان کو باہر سے اور مقامی طور پر ایسی ایسی جنتی نعمتیں پہنچتی رہتی ہیں۔ کہ دیکھنے والا خدا تعالےٰ کے فضلوں پر حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٰ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے ساتھ خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تو رات کو کبھی فاقہ سے نہیں سوئیگا۔ ممکن ہے ان کا بھی اسی پر عمل ہو۔ ایسا ہی وعدہ سمجھ لو۔ کہ ہر سچے مومن کے ساتھ جو یہ سورۃ پڑھتا رہتا ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بطور خدا تعالےٰ کے نمائندہ کے کیا ہے۔ اس میں کونسی تعجب کی بات ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ یہ حدیث اعلیٰ اور صحیح پایہ نہیں رکھتی۔ جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہر تیسری فصل کی حدیثیں ہوا کرتی ہیں۔ (اور یہ تیسری [illegible] کی حدیث ہے) اس لئے شائد یہ ضعیف ہی ہو۔ مگر عملی حدیثوں کو جن کا نتیجہ دنیا میں ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہم بغیر تجربہ کے یونہی رد نہیں کر سکتے؟

حُسنِ جسمانی سے متاثر ہونا

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

یاد رہے کہ حسن سے متاثر ہونا یا اُسے appreciate کرنا انسانی فطرت میں داخل ہے انبیاء بھی اس سے اسی طرح متاثر ہوتے ہیں۔ جیسے دیگر انسان۔ فرق صرف یہ ہے کہ جو حصہ شہوات کے متعلق ہے۔ اس پر ان کو قابو اور اقتدار ہوتا ہے۔ انکی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق ذات باری سے بہت مستحکم ہوتا ہے۔ نیز عارضی حسن کا ان کے دلوں پر دیرپا اثر نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ استغفار کی حفاظت کی وجہ سے وہ فوراً محو ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہے۔ کہ انکا احساس حسن ہی مارا جاتا ہے۔ بلکہ انکے لطیف حواس اور باریک بین قوے دوسرے انسانوں سے زیادہ حسن و خوبی کا احساس رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ حسن ازلی میں وہ محو ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے سوائے ایک آنی اثر کے ان کے دلوں پر فانی حسن کا دیرپا اثر نہیں رہ سکتا اور وہ ایسے آنی اثرات کو بھی اپنے تقوےٰ کی وجہ سے خود زائل کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک نامحرم جگہ اتفاقی طور سے نظر پڑ گئی۔ تو حضور نے گھر جا کر اپنے اہل خانہ سے خلوت فرمائی۔ اور حضور نے عملی طور پر امت کو تعلیم دی۔ کہ اس طریقہ سے نامناسب اثرات حسن کو دھو ڈالا کریں۔ قرآن مجید کے الفاظ ولو اعجبک حسنھن ہی اس عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہیں۔ کہ اولیاء اللہ حسن سے قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ اور ان کی نظر میں بدصورت اور مکروہ شکل اور خوبصورت حسین پیکر بالکل برابر ہیں۔ لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ حواس عقل اور تمیز کو مٹا کر اولیاء اللہ کو بزرگ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ بزرگی تو عقل و تمیز کی زیادتی حواس کی تیزی اور تقوٰی و محبت الٰہی کا ایک مرکب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے مبلغ دس روپیہ کے دو انعام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اخبار "اہل حدیث" ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کی طرف سے:-

(۱) "دعویٰ کیا جاتا تھا۔ کہ طاعون کے مریض بھی قادیان میں آجائیں تو اچھے ہو جاتے ہیں۔ (دافع البلاء ۔ مصنفہ مرزا صاحب)"

مولوی صاحب سے گزارش ہے کہ دافع البلاء کتاب سے مندرجہ بالا الفاظ کا ثبوت دیں۔ اور پانچ روپیہ انعام حاصل کریں۔ ورنہ مغالطہ دہی سے توبہ کریں۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"تقسیم بنگالہ کے متعلق مرزا صاحب نے الہام شائع کیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی۔ البتہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائے گی۔ قدرت نے اس کے جواب میں شاہ جارج پنجم کو دہلی میں بھیجکر اسکی منسوخی کا اعلان کروادیا"۔

میں مولوی صاحب سے اس کے متعلق بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقسیم بنگالہ کے متعلق اس الہام کا جو انہوں نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ "یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی" کا ثبوت دیں۔ اور مزید پانچ روپیہ انعام حاصل کریں۔

ثانی الذکر امر کے سلسلہ میں مَیں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مندرجہ بالا بیان ان کے اپنے ہی آج سے ۳۸ سالہ پیشتر کے بیان کے سراسر خلاف ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب ہندوستان میں لارڈ کرزن وائسرائے ہو کر آئے اور دیکھا کہ باوجود اسکے کہ بنگال کے ایک حصہ میں مسلمان زیادہ ہیں۔ مگر ان کے حقوق مارے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے بنگال کے دو حصے کردیئے اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے بہت شور مچایا۔ مگر ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ لارڈ کرزن کے بعد دوسرے وائسرائے کے وقت میں بھی اس تقسیم کے خلاف کوششیں

یہ معاملہ پیش کیا گیا مگر وہاں سے بھی صاف جواب ملا کہ اب یہ طے شدہ فیصلہ ہے۔ غرض تقسیم بنگالہ کے خلاف سالہا سال تک جلسے کر کے کوشش ہوئی۔ مگر بے سود۔ آخر ہندو مایوس ہو کر رہ گئے۔

انہی دنوں یعنی ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر یہ الہام شائع فرمایا کہ:- "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی"۔ (اخبار بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء)

ناظرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل الہام اور اس کے مقابل مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیش کردہ الفاظ کا موازنہ کر کے دیکھیں کہ حضور کے الہام کے پورا ہونے پر مولوی صاحب کس طرح پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جن مخالف حالات میں شائع ہوئی وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ مولوی صاحب نے اس پیشگوئی کی تضحیک کرتے ہوئے اُس وقت جو اس پیشگوئی کا مفہوم سمجھا اور شائع کیا وہ یہ تھا۔

"مسٹر مارلے وزیر ہند نے پھر بیان کیا ہے۔ کہ تقسیم بنگالہ کے سوال پر اب دوبارہ غور نہیں ہو سکتا۔ سب امیدوں پر پانی پھر گیا۔ دکرشن قادیانی کی پیشگوئی بھی اڑ گئی کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائے گی"۔ (اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت کس قدر مخالف حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی شائع ہوئی اور کہ اس کا کیا مفہوم و مطلب تھا؟

الغرض جب بار ہا تقسیم بنگالہ کے خلاف آواز اٹھائی گئی مگر وزیر ہند بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب بار بار یہی جواب دیتے رہے کہ اس "سوال پر اب دوبارہ غور نہیں ہو سکتا"۔ اور سب نے سمجھ لیا کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی کوئی امید اور صورت نہیں رہی۔ اور اُدھر خدا تعالےٰ

کے تازہ کلام پر بھی منکرین نے استہزاء کیا تو خدا تعالےٰ کی طرف سے غیر معمولی اور غیر متوقع طور پر اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے سامان کردیئے گئے۔ انگریز بادشاہوں کی تاجپوشی کی رسم پہلے صرف انگلستان میں ہی ادا کی جاتی تھی۔ مگر ۱۹۱۰ء میں جب ملک معظم جارج پنجم بادشاہ ہوئے تو انہوں نے خواہش کی کہ میری تاجپوشی ہندوستان میں بھی کی جائے۔

چنانچہ دسمبر ۱۹۱۱ء میں بمقام دہلی جب تاجپوشی کا دربار منعقد ہوا۔ تو اس وقت تقسیم بنگالہ کے متعلق کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ اس کے متعلق بھی کوئی اعلان ہوگا۔ مگر اچانک جب بادشاہ کی طرف سے انعامات کا اعلان کیا گیا تو ان میں ایک غیر متوقع خبر جس نے دنیا کو چونکا دیا یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں بھی ہلچل پڑ گئی۔ یہ تھی کہ تقسیم بنگالہ کے حکم میں ترمیم کی جاتی ہے۔ اور وہ ایسی ترمیم تھی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوگئی

اس طرح فروری ۱۹۰۶ء میں جو خدا کی طرف سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی وہ باوجود مخالف حالات کے دسمبر ۱۹۱۱ء میں پوری ہوئی۔ اور ظاہر ہو گیا کہ حضور خدا کے صادق اور راستباز نبی ہیں مگر آج اس خبر اور پیشگوئی کو چھپانے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے الہام شائع کیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی۔ مگر قدرت نے اس کی منسوخی کا اعلان کروادیا۔

اگر ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو رکھ کر اور دوسری طرف "اہل حدیث" ۹ نومبر ۱۹۰۶ء کا بیان اور پھر مولوی صاحب کا تازہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء کا بیان رکھ کر دیکھا جائے تو ہر طالب حق کے لئے یہی امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن نشان ہے ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی

مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارا قیام"

خلافت ثانیہ کی ان متعدد برکات میں سے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں جماعت پر متواتر نازل ہو رہی ہیں۔ ایک مخصوص برکت سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کا وہ اقدام ہے جو حضور سلسلہ کے نوجوانوں کی تربیت اور آئندہ ان کے کندھوں پر پڑنے والے بار کے لئے ان کو تیار کرنے کی غرض سے فرماتے رہے ہیں۔ سلسلہ کے نوجوانوں کو حسب حالات و ضرورت مختلف طریق پر منظم کیا گیا اور یہ تمام تنظیمیں اپنے اپنے مواقع کے لحاظ سے سلسلہ کے لئے مفید خدمات پیش کرتی رہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کی آخری کڑی جو اس وقت ہمارے سامنے ہے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔

نوجوانانِ سلسلہ کا اس طور پر منظم کرنا اس اصل کے پیش نظر ہے کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ چنانچہ حضور نے مجلس ہذا کو قائم فرماتے ہوئے فرمایا "میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے۔ تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو"۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ تبلیغ ۱۳۱۷ ہش کو فرمایا۔ اور گو مجلس ہذا کے قیام پر ساتواں سال گذر رہا ہے۔ مگر بعض واضح قرائن سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ کے نوجوانوں کی تربیت کے لئے یہ تنظیم خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قائم رہیگی انشاء اللہ تعالےٰ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کو ھ ۱۳۱۷ ہش میں قائم کیا گیا اور اسمیں شمولیت محض طوعی تھی۔ لیکن ھ ۱۳۱۹ ہش میں قادیان میں مقیم احمدی نوجوانوں کے لئے بلا استثناء اور بیرونی جماعتوں کے پندرہ تا چالیس سال کے عہدہ داران کے لئے اسمیں شمولیت لازمی قرار دی گئی اور اب حضور نے ۲۳۔ احسان ۱۳۲۳ ہش کو ہندوستان کے تمام پندرہ تا چالیس سال کے احباب جماعت کے لئے اسمیں داخل ہونا لازمی قرار فرمایا ہے۔

احمدیت اپنے قیام کے تھوڑے ہی عرصے میں دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے۔ اور چونکہ اسکی عالمگیر ترقی اور غلبہ یقینی اور قطعی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ جب یہ دنیا کے طول و عرض اور اس کے

مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ درباره نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریویو آف ریلیجنز انگریزی جلد ۱۱ نمبر ۳ بابت مارچ ۱۹۱۲ء کے مضمون زیر عنوان "احمدؑ و عیسیٰؑ بطور انبیاء" کے ذیل کے اقتباسات اس امر کے شاہد ناطق ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اس زمانہ میں جبکہ ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمرۂ انبیاء میں داخل سمجھتے تھے۔

ترجمہ "احمد کا دعویٰ وہی مسیح ہونے کا تھا جس کے آخر زمانہ میں آنے کی پیشگوئی انبیائے سابقین نے کی تھی۔ ایک عیسائی یہاں یہ سوال کرے گا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ احمدؑ ایک نبی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ جو ثبوت عیسیٰؑ کے مسیح ہونے کی تائید میں عیسائی دے سکتے ہیں۔ اس سے قوی تر ثبوت ان (احمدؑ) کے نبی ہونے کا ہے۔ احمدؑ کے دعاوی کی صداقت کی اتنی زبردست اور غیر متزلزل شہادت ہے کہ اس سے قوی تر شہادت خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ عیسائیوں .... کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اُس شہادت کا قلیل حصہ بھی لاسکیں جو ہم احمدؑ کے دعاوی کی تائید میں پیش کر سکتے ہیں .... ہم اس وجہ سے ان (عیسیٰ) کو نبی نہیں سمجھتے ہیں کہ عیسائی ان کی نبوت کے دعوے کو ثابت کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ ایک دوسرے شخص نے جس نے اپنی نبوت کا دعویٰ زبردست شہادت سے ثابت کیا عیسیٰؑ کی صداقت کی شہادت دی۔ اگر اس نبی نے عیسیٰؑ کے حق میں ثبوت نہ دیا ہوتا تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہ ہوتے کہ عیسیٰؑ ایک سچے نبی تھے"۔

اسی رسالہ کی جلد ۱۲ نمبر ۴ بابت اپریل ۱۹۱۳ء کے مضمون زیر عنوان "احمدؑ بہ حیثیت نبی" کے ذیل کے اقتباسات سے مزید تائید اس امر کی ہوتی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثل انبیائے سابقین مانتے تھے۔

ترجمہ "منجملہ دیگر امور کے ان (حضرت مسیح موعودؑ) کی بہت سی پیشگوئیوں نے جن کا پورا ہونا ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ ہم کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ یہ کہ خدا ان سے اُسی طرح ہمکلام ہوتا تھا۔ جیسے وہ گزشتہ انبیاء سے کلام کیا کرتا تھا...... ان کی وفات نے ہم کو پہلے سے بھی زیادہ یقین دلا دیا کہ وہ ذات جس کی مقدس لاش کفن میں لپٹی ہوئی پڑی تھی۔ فی الحقیقت خدا کے ایک بزرگ نبی کی تھی۔ یقیناً وہ نبی ایک عظیم الشان نبی تھا۔ جس کی وفات اور لاش ہی اس کی صداقت کی روشن دلیل تھی"۔

خاکسار:۔ محمد حسین پنشنر ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ آباد

جماعت احمدیہ پشاور کا پیغام مولوی محمد علی صاحب کے نام

گزشتہ جمعہ کو میر مدثر شاہ صاحب مبلغ غیر مبایعین معہ اپنی پارٹی کے چند ممبروں کے مسجد احمدیہ میں آئے۔ اور کہا کہ میں کوئی بحث و مباحثہ کرنے کے لئے نہیں آیا۔ صرف اپنے امیر کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ جو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ پشاور اپنے خلیفۃ المسیح سے کہے کہ وہ مولوی محمد علی سے بحث و مباہلہ سے کیوں گریز کر رہا ہے۔ اور کیوں خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ اپنی مہر خاموشی توڑ کر بحث و مباہلہ کی منظوری کا اعلان کرے۔

خاکسار نے بجواب میر صاحب کہا کہ (۱) جس امر پر بحث و مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے ہم اس کے متعلق حوالہ جات طلب کر رہے ہیں۔ اور جب تک امر متنازعہ فیہ معین نہیں ہوتا۔ بحث و مباہلہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے امیر صاحب کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دیں کہ پہلے وہ حوالہ جات پیش کریں۔ (۲) میں نے کہا کہ عرصہ تیس سال سے مولوی محمد علی صاحب حلف مؤکد بعذاب و مباہلہ سے گریز کر رہے ہیں۔ اب جبکہ انہوں نے مباہلہ وغیرہ پر آمادگی کا اظہار کر لیا ہے پہلے وہ ہمارے پیش کردہ امور پر حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں۔ اور انعام حاصل کریں ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ پشاور مولوی محمد علی صاحب کے نام کھلا خط بانعامی پانصد روپیہ شائع کر چکی ہے۔ پہلے اس مطالبہ کو پورا کریں۔ پھر جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے دو تین سال سے ایک مطالبہ حلف مؤکد عذاب کا بانعامی بیس ہزار روپیہ شائع کر رکھا ہے اس کے مطابق حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں پس آپ جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے یہ جواب مولوی صاحب کو پہنچا دیں۔ اور ان سے پوچھیں کہ ان سوالات سے کیوں گریز کر رہے ہیں

میر صاحب نے کہا۔ حوالہ جات بذریعہ رجسٹری آپ کے امیر المومنین اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ پشاور کا پیغام مولوی صاحب کی خدمت میں بھجوا دیں گے

میں نے کہا کہ جب دعوت بحث و مباہلہ بذریعہ اخبار پیغام صلح دی جا رہی ہے۔ تو حوالہ جات بذریعہ پیغام صلح شائع کرنے میں کیا عذر ہے۔ سوائے اس کے کہ مولوی محمد علی صاحب نادم ہیں کہ انہوں نے بطور افترا جو عبارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی۔ اس کے خلاف پیغام صلح میں عبارتیں شائع کر کے پبلک سے مفتری ہونے کی ڈگری حاصل کریں۔ باقی بذریعہ رجسٹری حوالہ جات بھیجنے کا عذر تراش کر لوگوں میں رسوائی سے بچنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ فریق قادیان کی تحریریں ان سب لوگوں تک نہیں پہنچ سکتیں جن تک اخبار پیغام صلح جاتا ہے اس کے بعد میر صاحب چلے گئے۔

خدا کرے ہمارا پیغام میر صاحب پہنچا دیں مگر جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ الفضل بھی یہ پیغام پہنچا رہی ہے۔

خاکسار عبد الکریم
سکرٹری اصلاح مابین غیر مبایعین
پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ کے مختصر حالات

آپ کی پیدائش اندازاً ۱۸۵۶ء کی ہے آپ کے والد کا نام میاں قطب الدین تھا۔ آپ چار بھائی تھے۔ شیخ میراں بخش صاحب مرحوم۔ شیخ محمد بخش صاحب مرحوم۔ ڈاکٹر علم الدین صاحب مرحوم۔ اور ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب جو بقید حیات ہیں۔

آپ نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ان کے ذریعہ سے کڑیانوالہ کی سنگلاخ زمین میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ اور اس وقت آپ کا سارا خاندان معہ لواحقین و متعلقین احمدیت میں داخل ہے

آپ نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مالی مشکلات کا اظہار کیا۔ حضور نے ازراہ ترحم

"اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے"

کی نظم اشاعت کے لئے دی۔ آپ نے اس نظم کو چھپوا کر شائع کیا۔ اس کلام کی برکت سے آپکی سب مشکلات دور ہو گئیں۔ ۱۸۹۷ء میں جب افریقہ میں نوآبادیات قائم ہو رہی تھیں۔ آپ نے وہاں ٹھیکہ داری کا کام شروع کیا جس سے آپ کو بہت فائدہ ہوتا رہا۔ اور سلسلہ کی امداد دل کھول کر کرتے رہے۔ ایک دفعہ ایک ٹھیکہ میں جب خسارہ معلوم ہوتا نظر آیا تو ایک آنہ فی روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا رکھ دیا اور اس کی اطلاع حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دی۔ جس کے جواب میں حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا اگر بجائے میرے نام کے اشاعت اسلام کے لئے حصہ رکھا جاتا تو بہتر ہوتا۔ خدا کے فضل اور حضرت اقدس کی دعاؤں کی برکت سے خسارہ نے نفع کی صورت اختیار کی اور حصہ کی رقم معہ دیگر رقوم حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کر دی گئی۔ ایک دفعہ قبلہ والد صاحب نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کڑیانوالہ میں تشریف لانے کے لئے مدعو کیا۔ حضرت اقدس نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

ایک دفعہ آپ نے بیان فرمایا کہ کرم دین والے مقدمہ میں میں خود حضور کے ساتھ تھا۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ قبل از وقت لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ جو حضور کے خلاف تھا۔ جب حضور آخری تاریخ کو پیش ہوئے۔ تو مجسٹریٹ نے پوچھا سنائیے مرزا صاحب آج بھی کوئی الہام ہوا۔ تو حضور نے نہایت جرأت اور دلیری سے فرمایا کہ ہاں مجھے خدا نے خبر دی ہے۔ کہ

"انی مھین من اراد اھانتک"

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

آپ اکثر دفعہ بیان کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ ایک ماہر علم ترب حضور کی آزمائش کے لئے آوازیں دیتا ہوا۔ مرزا صاحب مرزا صاحب کہتا ہوا مسجد مبارک میں آگیا۔ جب حضور اندر سے مسجد میں تشریف لائے۔ تو چند منٹ حضور کی صحبت میں بیٹھ کر وہ ماہر چیخیں مارتا ہوا مسجد سے بھاگ گیا۔ لوگوں نے جب معاملہ دریافت کیا تو کہنے لگا کہ مجھے دو خبر پھاڑنے کے لئے مسجد میں نظر آئے تھے۔

قبلہ والد صاحب کو تبلیغ احمدیت کا ہر وقت خیال رہتا تھا۔ اکثر بڑے آدمیوں کو جب ملتے تو باتوں باتوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا دیتے۔ آخری وقت وصال میں اپنی والدہ ماجدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ زبان پر تھا۔ چند ماہ سے آپ بیمار رہتے۔ ہر چند علاج کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر ۱۲/۱۰/۴۴ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے چار صاحبزادے شیخ غلام حیدر شیخ غلام صدیق۔ شیخ غلام احمد اور شیخ غلام سرور ہیں۔ جو سب کے سب احمدیت کے حلقہ بگوش بلکہ شیدائی ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم مغفور کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے

غلام حیدر فرزند اکبر شیخ محمد بخش صاحب مرحوم رئیس کڑیانوالہ۔

ضروری اعلان

احباب منی آرڈر بھیجتے وقت روپیہ کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر درج کر دیا کریں۔ بعض احباب اس کی پروا نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ محاسب صاحب اس رقم کو امانت بلا تفصیل میں ڈال دیتے ہیں۔ اور بعد ازاں خط و کتابت کر کے تفصیل منگانی پڑتی ہے۔ جس سے علاوہ کام بڑھ جانے کے جو زیادتی کے اور دیر تک رقم پڑی رہنے کے بے فائدہ خرچ ہوتا ہے۔ احباب کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ اگر کوپن پر تفصیل نہ آ سکے۔ تو منی آرڈر کے ساتھ علیحدہ کارڈ پر تفصیل بھیج دیا کریں۔ (ناظر بیت المال)

وصیت

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۷۲۴ منکہ غلام مصطفےٰ ولد مولوی عبدالحق صاحب قوم کھچی پیشہ تجارت۔ عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کچھ کتب ایک سائیکل اور اپنی پہلی بیوی کا کچھ ترکہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب مکرم خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ موجودہ صورت میں میرا کوئی معین کام نہیں۔ آجکل اپنے روزگار کے لئے کوشش کر رہا ہوں میری جو بھی آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار یا ششماہی آمد کے لحاظ سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا اس کے علاوہ میرے مرنے پر جو بھی میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد غلام مصطفےٰ مولوی فاضل بدوملہی۔ گواہ شد غلام حسین چک ۹۸ شمالی۔ گواہ شد عبدالحق والد موصی۔

حکومت ہند کے

انعامی بونڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریدیئے

◆ رقم بالکل محفوظ ◆ ہر سال میں دو بار بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کے موقعے ◆ ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام پچاس ہزار روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام پچیس پچیس ہزار کے۔ دو تیسرے درجے کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے۔ ہر قرعے پر انعامات کی کل رقم ایک لاکھ روپے دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ ہر سلسلے میں انعامات کی کل رقم فی قرعہ دس دس ہزار روپے ◆ جیتنے والے بونڈوں پر بعد میں پھر انعام مل سکتے ہیں ◆ انعاموں پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، غیر معمولی منافع کا ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگتا ◆ بونڈ آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں۔ اور انعام بھی آسانی سے وصول ہو جاتے ہیں ◆ آپ کی اصل رقم ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس مل جائیگی ◆ پوری تفصیلات کے لئے ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے یا امپیریل بینک آف انڈیا سے یا برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو درخواست کیجئے۔

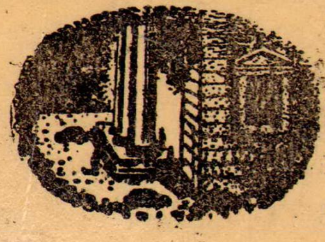

حکومت ہند کے محکمہ فنانس نے شائع کیا

سردیاں آگئیں!

اونی مفلر ـ سویٹر اور جرابیں تیار ہو گئیں!!

آئیے ـ اور سردیوں کے تحفے حاصل کیجئے

مال مضبوط ـ دام سستے

ڈیزائن عمدہ

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

کنٹرول کے معنی ہیں مال تیار کرنیوالے کے لئے مناسب بچت ـ دوکاندار کے لئے مناسب نفع اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں۔

یہ وہ بیوپاری ہیں جو آپ کے علاقے میں

اُونی کپڑا

کنٹرول کی قیمتوں پر بیچ رہے ہیں

انڈین وولن گڈز (کنٹرول) آرڈر کے تحت صرف مقررہ بیوپاری اُونی کپڑا بیچ سکتے ہیں۔ یہاں ان کی ایک فہرست دی جاتی ہے۔

لاہور:۔ میسرز درگاداس اینڈ برادرز
" بن باسی سودیشی سٹورز
" شاہزادہ نند اینڈ سنز
امرت سر:۔ میسرز رومیسر اینڈ کو
" گھنشیام داس بالکرشن
" شاہزادہ نند اینڈ سنز
جالندھر:۔ میسرز احمد کلاتھ ہاؤس
لدھیانہ:۔ میسرز فنسی سٹورز
لائل پور:۔ میسرز شیخ مولابخش محمد سلیمان
ملتان:۔ میسرز نبی بخش حسین بخش
راولپنڈی:۔ میسرز دیوان سنگھ لام سنگھ
میسرز ڈی این بخشی اینڈ سنز
محمد اسماعیل

سیالکوٹ:۔ میسرز بخشی شاہ دولت رام جینی۔
شملہ:۔ میسرز حاکم مل تانی مل۔
سویلین گروسری شاپس
پشاور:۔ میسرز برج لال کپور اینڈ سنز
غلام علی خاں اینڈ سنز
انبالہ کینٹ:۔ میسرز الیس محمد رازق اینڈ سنز
رادھے شیام۔
دہلی:۔ میسرز کاسموپولیٹن ٹریڈنگ ایسوسی ایشن۔
مادھورام اینڈ سنز
الیس غیاث الدین ممتاز الدین
سویلین گروسری شاپس

نوٹ:۔ ۱۔ کوئی شخص اپنی ذات کے لئے سال بھر میں نیچے لکھی ہوئی مقدار سے زیادہ اونی سامان نہیں خرید سکتا۔
ہاتھ سے بُننے کا اون ـ ایک پونڈ ـ زیادہ سے زیادہ ایک سویٹر یا ایک بنا ہوا گلوبند ـ ایک لوئی یا شال ـ ایک کمبل یا دھسا وغیرہ
سوٹ کا کپڑا ۳ گز ۵۴ انچ عرض والا ـ ۸ گز سوٹ کا کپڑا ۲۹ انچ عرض والا۔
۲۔ دوکانداروں کو قیمتوں کی فہرست نمایاں جگہ لگانے کا حکم ہے۔ کنٹرول کی قیمت سے زیادہ دام نہ دیجئے۔
۳۔ منظور شدہ دوکانداروں کے پاس ہر قسم کے کپڑے کے نمونے جن پر دام لکھے ہوئے ہوتے ہیں موجود ہیں۔ خریدنے سے پہلے نمونہ اور قیمت طلب کیجئے۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 362

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ رئیس علی محمد بکی آف حیدرآباد نے مدینہ منورہ سے تار بھیجا ہے کہ ہندوستانی حاجیوں کے لئے سعودی حکومت نے جو انتظامات کئے ہیں۔ وہ تسلی بخش ہیں اور تمام حاجی خوش و خرم ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سر شفاعت احمد کی جگہ مسٹر دیش مکھ کو ہندوستان کا ہائی کمشنر بنا کر جنوبی افریقہ بھیجا جائے گا۔ اور آپ جنوری ۱۹۴۵ء میں اپنے نئے عہدے کا چارج لیں گے۔ سر شفاعت احمد کی میعاد عہدہ نومبر ۱۹۴۴ء میں ختم ہو جاتی ہے۔ مگر اسے ان کے چارج حوالہ کرنے کی تاریخ تک بڑھا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ جنگ کے بعد ہندوستانی پریس کو برطانوی پریس کے مالکوں کے ہاتھوں سخت خطرہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا کیونکہ یہ انگریزی ہندوستان میں روزانہ ہفتہ وار اور ماہوار اخبارات نکالنے کی بڑی بڑی تجاویز کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ حکومت ہند کے راشننگ ایڈوائزر مسٹر مکرجی نے ایک تقریر میں بتایا کہ ہندوستان میں راشن کنٹرول کم از کم پانچ سال تک جاری رہے گا۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ برطانیہ کے غدار ملک کے مختلف حصول میں اشتہار تقسیم کر رہے ہیں تاکہ انگلستان کو جرمنی سے صلح کرنے پر آمادہ کرنے کی سازگار فضا پیدا کر دیں۔ جوں جوں اتحادی فوجوں کو فتح حاصل ہو رہی ہے غداروں کو یہ سوجھ رہی ہے کہ اس وقت ایسی ہی صلح سے جرمنی بچ سکتا ہے۔

حیدرآباد ۲۴ اکتوبر۔ ڈاکٹر جی۔ ایس ارنڈیل پریذیڈنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی وارد حیدرآباد ہوئے۔ آپ نے ایک بیان میں ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندو قوم مسلمانوں کو مرکز میں ۵۰ فیصدی نمائندگی دینے کی پیشکش کر

قاہرہ ۲۴ اکتوبر۔ پان عرب کانفرنس کے مصری نمائندے تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان نمائندوں کے قائد احمد ماہر پاشا وزیر اعظم ہوں گے۔

کولمبو ۲۴ اکتوبر۔ کولمبو کے قریب کوڑھیوں کا ایک ہسپتال ہے۔ جس کے چھ سو کوڑھیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ ہڑتال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۲۰۰ کوڑھیوں نے خوراک کی خرابی کی شکایت کی۔ اور مطالبہ کیا تھا کہ کسی بیرونی افسر کو اس کی تحقیق کے لئے مقرر کرنا چاہیئے جو منظور نہ کیا گیا۔

قاہرہ ۲۴ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ رضا شاہ پہلوی کی نعش جنوبی افریقہ سے قاہرہ لائی جائے گی۔ اور وہاں اسے دفن کیا جائے گا۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے کل ایک بیان میں کہا کہ میں فرقہ وارانہ نیابت کو اس وقت تک چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک مسلمان اور دوسری اقلیتیں میرا ساتھ نہ دیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میں پاکستان کی مخالفت کروں۔ اور آزاد پنجاب کی سکیم پیش نہ کروں۔ لیکن میں پاکستان کے رستہ میں رکاوٹ نہ ڈالوں گا۔ ہندوستان کی تقسیم کی صورت میں۔ اگر ہم پر کوئی ضرب نہ پڑے تو مخالفت نہ کروں گا

ماسکو ۲۴ اکتوبر۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری آرگن "پروادا" نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی نے روس برطانیہ اور امریکہ کے درمیان پھوٹ پڑنے کی جو امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں وہ ماسکو کانفرنس کے بعد بلبلے کی طرح پھٹ پڑی ہیں۔ اس بات چیت کا جو نتیجہ نکلا ہے اس نے انگلستان اور روس کے تعلقات کو استوار کر دیا ہے۔

واردھا ۲۴ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں نے ہندو مسلم اتحاد کیلئے برت رکھنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن میں اسکے متعلق اپنے دوستوں سے مشورہ کر رہا ہوں ستیہ آگرہ کی سکیم میں برت لازمی چیز ہے۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ چک مستی میں ۲۵-۲۶ مئی کی رات کو ستیارتھ پرکاش کے ورقوں کو آگ لگانے اور پرمانند کے قتل کے مقدمہ کی سماعت کل مسٹر جی ڈی کھوسلہ سشن جج کی عدالت میں ختم ہو گئی۔ چار اسیروں میں سے دو مسلمان ایک سکھ اور ایک ہندو تھے۔ تینوں اسیروں نے ملزموں کو بے گناہ بتایا۔ جج نے فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔

سٹاک ہالم ۲۴ اکتوبر۔ ہٹلر کی ہوم آرمی کے کمانڈر انچیف ہملر پر بوڈاپسٹ میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی بجائے اب یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ صرف زخمی ہوا ہے۔ جرمن افسر اس حملے کے واقعہ کے متعلق خاموش ہیں بعد کی اطلاع ہے کہ گسٹاپو کے سپاہی مشتبہ اشخاص کو گرفتار کرنے میں مصروف ہیں۔

برلن ۲۴ اکتوبر۔ ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسیوں نے شہر گولڈپ پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ برطانوی فوجوں کے گشتی دستے یونان کے ایک شہر الویا میں داخل ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ ماسکو سے واپس آتے ہوئے مسٹر چرچل راستہ میں قاہرہ ٹھہرے جہاں انہوں نے یونان گورنمنٹ کے نمائندگی تبادلہ خیالات کیا۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ بھر میں چاول اور دھان کا سٹہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔

پشاور ۲۴ اکتوبر۔ پرسوں سے یہاں گندم اور کھانڈ کا راشن شروع ہو گیا ہے لوگوں کو جو گندم اور کھانڈ کی مقدار ملی ہے اس سے وہ مطمئن ہیں۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار ڈیوڈ فیلڈ مان نے حال ہی میں مغربی محاذ کا دورہ ختم کیا ہے۔ ایک انٹرویو میں آپ نے بتایا یہ کہنا کسی طرح بھی درست نہیں کہ جرمنی کو شکست ہو چکی ہے۔ آنے والی سردیوں میں مخالف فوجوں کو ایک ایسی جنگ کئی مہینے تک لڑنی پڑے گی۔ جس کی مثال یورپ میں نہ مل سکے گی۔ جرمنی میں کسی طرح بھی اس بات کے آثار نہیں کہ کوئی اندرونی گڑبڑ ہو گی۔ تاوقتیکہ جرمنی میں ہٹلر کے خلاف بغاوت نہ ہو جائے جنگ ۱۹۴۵ء میں بھی جاری رہے گی۔

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسکو سے واپسی پر مسٹر چرچل کو چند پیچیدہ گھریلو مسائل کا سامنا ہونے والا ہے۔

دہلی ۲۴ اکتوبر۔ آج صبح دہلی کے لال قلعہ کی دیواروں کے باہر وائسرائے ہند نے ایک جلسہ میں چار ہندوستانی سپاہیوں کو ریڈ کراس اور ایک کو جارج کراس دی۔ ان میں سے ایک مسلمان تھا۔

واشنگٹن ۲۴ اکتوبر۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے کہ فلپائن کے جزیرہ لی ٹے کے پاس تین اور جزیروں کو جاپانیوں سے آزاد کرا لیا گیا ہے۔ مجمع الجزائر پلاؤ میں دشمن کے بچے کھچے دستوں کو صاف کرنے میں کامیابی حاصل کی گئی

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے بہت بڑی تعداد میں رائن کے علاقہ میں ایسن پر حملہ کیا۔ جہاں کرپ کا مشہور کارخانہ ہے جو اسلحہ جات تیار کرتا ہے۔ اور بہت بڑا ریلوے کا مرکز ہے۔ برلن پر بھی بمباری کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

VINDICATION of THE PROPHET of ISLAM.

(۱) امام الانبیاء سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں۔ (۲) وہ خصوصیات جن کی نظیر دنیا کے کسی قوم کے نبی میں نہیں (۳) ہندو عیسائی وغیرہ اقوام کے معززین کی آراء (۴) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی وہ سکیم کہ ہندوستان کی مختلف اقوام کس طرح ایک مذہب کے ذریعہ ایک قوم ہو سکتی ہیں (۵) یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی وغیر مسلم معززین کی آراء۔ اس ۸۰ صفحے کے رسالہ کی قیمت ۳ ربع ڈاک خرچ۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ اکثر اسکے مریضوں کے لئے نہایت مجرّب و مفید ہے

قیمت فی تولہ — ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ — بارہ روپیہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان